سوال

(81) نماز جنازہ سری یا جہری ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم لوگ جو نماز جنازہ اونچی قرأت سے پڑھتے ہیں اس کا اور آہستہ پڑھنے کا کیا ثبوت ہے ؟ اس سوال کا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں مفصل دہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز جنازہ میں قرات جہرا و سرا دونوں طرح درست ہے البتہ دلائل کی رو سے سرا پڑھنا زیادہ بہتر اور اولیٰ ہے ۔ سری پڑھنے کے دلائل یہ ہیں ۔

۱) سیدنا ابوامامہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا :

((السنة فی الصلوة علی الجنازة ان یقرأ فی التکبیرة الأولی بأم القرآن مخافتة ثم یکبر ثلاثا والتسلیم عند الأخرة))

'' نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۃ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھے پھر تین تکبیریں کہے اور آخری تکبیر کے پاس سلام پھیرے '' (نسائی 1/280, المحلی 5/129, المجموع 5/33, شرح معانی الاثار للطحاوی 1/288)

یعنی تکبیر اولیٰ کے بعد سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھے پھر باقی تکبیرات میں جیسا کہ دیگر احادیث میں صراحت ہے کہ دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے پھر تیسری تکبیر کے بعد دُعا پڑھے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دے ۔ بعض صحیح روایات میں چار سے زائد تکبیرات کا بھی ثبوت موجود ہے ملاحظہ ہو ۔ احکام المنائز للشیخ البانی حفظہ اللہ، امامش افعی نے کتاب الام ۱/۲۳۹، ۲۴۰ پر اور انہی کی سند سے امام بیہقی ۴/۳۹۳ پر اور امام ابن الجاوری المنتقی (۲۶۵) پر لائے ہیں کہ ابوامامہ کی مذکورہ حدیث میں ہے ۔

ن السنة فی الصلوة علی الجنازة أن یکبر الإمام ثم یقرء بفاتحة الکتاب بعد التکبیرة الأولی سرا فی نفسه ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویخلص الدعاء للجنازة فی التکبیرات لا یقرأ فی شیء منهن ثم یسلم سرا فی نفسه والسنة أن یفعل من وراءه مثلها فعل إمامه))

'' نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے ۔ پھر (تکبیر کے بعد) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے ۔ پھر باقی تکبیروں میں میت کیلئے خلوص سے دعا کرے اور ان تکبیروں سے قرأت نہ کرے آہستہ آہستہ سلام پھیرے اور سنت یہ ہے کہ مقتدی بھی وہ عمل کرے جو اسکا امام کرے '' ۔

اورامام شافعی فرماتے ہیں :

((وأصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولون بالسنۃ والحق الا السنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن شاء اللہ تعالی))

''یعنی اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مسئلے کے بارے میں کہیں کہ یہ سنت اور حق ہے تو اس کا مطلب محض یہ ہوتا ہے کہ یہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔ ان شاء اللہ ''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کی قرأت آہستہ کرنا مسنون ہے اور سرا فی نفسہ مخافتہ کے الفاظ اس مسئلہ پر صراحت سے دلالت کرتے ہیں ۔ اور جہری قرأت کرنے کا استدلال اس حدیث سے ہے کہ سیدنا عوف بن مالک فرماتے ہیں :

" صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ .))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے یاد کر لیا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے اے اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم کر اور اس کو عافیت دے معافی سے نواز دے'' ۔ (الحدیث)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ پڑھنا سے یہ دعا حفظ کی اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب آپ نے جہری پڑھی ہو ۔ بہر کیف سری پڑھنا حدیث سے صراحتاً اور جہری پڑھنا استدلالاً ثابت ہے ، اس لئے آہستہ پڑھنا زیادہ قوی و بہتر ہے ۔ تفصیل کیلیئے علامہ البانی حفظہ اللہ کی کتاب احکم الجنائز ملاحظہ کیجیئے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ